افادات مولانا عبیداللہ سندھیؒ

ذاتی ملکیت اور اسلام

ظفر حسن نے لکھا ہے:

"ایک روز ہمیں یونی ورسٹی میں پڑھایا گیا کہ ذاتی ملکیت کو جو مذہب بھی جائز سمجھے وہ قدامت پسند ہے کیوں کہ وہ غریبوں کو مال داروں کا غلام بناتا ہے اور ان کی استثمار یعنی EXPLOITATION کراتا ہے۔ اس لیے ایسے مذہب کا قلع قمع ہونا چاہیے۔"

ظفر حسن صاحب لکھتے ہیں:

"اس سے میرا ہندو ساتھی بنیرجی بڑا خوش ہوا، کیوں کہ اس کے سوال پر کہ "کیا اسلام ذاتی ملکیت کی اجازت دیتا ہے؟" میں نے جواب دیا تھا کہ "ہاں دیتا ہے۔" اس پر اس نے اپنی اسلام دشمنی کا ثبوت دینے کو بڑے اطمینان سے کہا "پھر تو ہم کو ہندوستان سے ہندوازم کے ساتھ اسلام کو مٹا دینا ہوگا۔" میں اس وقت اس کا کوئی خاطر خواہ جواب نہ دے سکا اس لیے اس سے میرے دل میں اسلام کے متعلق ذرا شبہ پیدا ہو گیا۔"

مولانا سندھی اپنے اس عزیز شاگرد کا یہ شبہ کس طرح دور کرتے ہیں، اس کی تفصیل خود ظفر حسن صاحب کی آپ بیتی میں پڑھیے۔ وہ لکھتے ہیں:

"شام کے وقت اپنی عادت کے مطابق ہوٹل لوکس جاکر میں قبلہ مولانا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور بنیرجی کا اعتراض اور اسلام پر اس نے جو حملہ کیا تھا، اس کو ان کی خدمت میں عرض کیا اور اس کا جواب ان سے پوچھا۔

"اور انھوں نے فرمایا، قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین اموالھم و انفسھم بان لھم الجنۃ (۱)۔ یعنی اللہ نے مومنوں کے مال کو اور ان کی جانوں کو ان سے جنت کے بدلے خرید لیا ہے۔ اس سے یہ معنی نکلتے ہیں کہ ضرورت کے وقت مسلمانوں کو اپنی جان اور ذاتی مال سے دست بردار ہونا پڑ سکتا ہے۔ اور ان کو خداوند کریم آخرت میں اس کے عوض جنت دے گا۔ یعنی اسلام میں ذاتی ملکیت کا اصول ضرورت کے وقت بالکل اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک ایسا مذہب نہیں جس میں ذاتی ملکیت کے اصول کا ہمیشہ قائم رکھا جانا ضروری ہو۔ اگر ضرورت پیش آئے اور زمانے کا حال ایسا ہو جائے کہ اس میں ذاتی ملکیت قائم رکھنے کی وجہ سے مسلمان اپنے مذہب کو اور اپنے ایمان کو خطرے میں دیکھیں تو ذاتی ملکیت کے اصول سے دست بردار ہو سکتے ہیں، اور اس اصول کو بدل سکتے ہیں۔ لہٰذا اسلام ایک قدامت پسند مذہب نہیں جو مال داروں کو بے مایہ گان کی استثمار EXPLOITATION کی اجازت دے یا اس کا موقع دے۔"

ظفر حسن صاحب کا بیان ہے کہ:

"قبلہ مولانا کی اس تفسیر سے مجھے بڑا اطمینان ہوا اور میرا اسلام پر ایمان اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا۔ اس سے بنیرجی کو ایک ایسا جواب ملا کہ وہ لاجواب ہو گیا۔ (افادات و ملفوظات مولانا عبیداللہ سندھی، ص ۴۲-۲۴۱)

حاشیہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۱، پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے:

"اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال، اس قیمت پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ وعدہ ہو چکا اس کے ذمے پر سچا، توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ۔ سو خوشیاں کرو اسی معاملے پر جو تم نے کیا ہے اس سے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔"